Gmail by Google ۵۲۱۲ / ۳۷/۵/۸

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

## Re: الإستفتاء

**abdulrahman abdullah** <raaqi333@gmail.com> 7 February 2016 at 22:50
To: daruliftadarululoom@gmail.com

محترمی و مکرمی
کسي شخص کا مخلوط تعليم ميں پڑھنا يا پڑہانا کيسا ہے؟ جائز ہے يا نہيں ؟
مستفتی
عبدالرحمن بن عبد اللہ

2016-02-07 22:46 GMT+05:00 abdulrahman abdullah <raaqi333@gmail.com>:

محترمی و مکرمی
کسي شخص کا مخلوط تعليم ميں پڑھنا يا پڑہانا کيسا ہے؟ جائز ہے يا نہيں ؟
مستفتی
عبدالرحمن بن عبد اللہ

دار الافتاء فتوی نمبر ۶/۱۷۹۷

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الجواب حامدا ومصليا

عام حالات میں مخلوط تعلیمی ادارے میں پڑھانے کا حکم یہ ہے کہ یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات اور نبی کریم ﷺ کی مختلف احادیثِ مبارکہ میں نظروں کی حفاظت اور پردے کے اہتمام اور نامحرم مرد وعورتوں کے اختلاط اور بد نظری کی ممانعت وارد ہوئی ہے اور آج کل کے مخلوط تعلیمی نظام میں نامحرم لڑکیوں کی طرف سے بے پردگی اور ان سے بلاضرورت گفتگو جیسے مفاسد پائے جاتے ہیں، اس لئے ایسے اداروں میں تدریس کرنے سے اجتناب لازم ہے، خصوصاً جبکہ آجکل ایسے ادارے موجود ہیں جو مخلوط تعلیم سے پاک ہیں ۔(ماخذہ تبویب بتصرف: ۵۱/۱۴۳۰)

البتہ اگر کسی شخص کو فوری طور پر کوئی جائز ملازمت یا جائز ذریعہ معاش میسر نہ ہو اور وہ جائز ذریعہ معاش ڈھونڈ رہا ہو تو اس دوران جب تک کوئی جائز ملازمت نہیں ملتی مجبوری میں وہ درج ذیل پابندیوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ مخلوط ادارے میں پڑھا سکتا ہے:

(۱) جان بوجھ کر محرم لڑکیوں کو نہ دیکھے اور اگر اتفاقاً نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ نیچے کرلے۔

(۲) براہ راست مخاطب طلباء کو بنائے، طالبات کو نہ بنائے۔

(۳) بوقت ضرورت طالبات سے سنجیدگی سے بات کرئے، بے تکلفانہ گفتگو سے پرہیز کرے۔

(۴) ایسا مضمون پڑھائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو۔

(۵) پڑھاتے وقت طلباء اور طالبات کو الگ الگ بٹھانے کی پوری کوشش کرے اور اس بارے میں ممکن ہو تو انتظامیہ سے مل کر بات کرے۔(ماخذہ التبویب ۷۵/۳۴/۴) تاہم اسکے باوجود جلد از جلد کوئی جائز ملازمت تلاش کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک مخلوط تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے تو اسکا حکم یہ ہے کہ چونکہ عام مسلمانوں کے لئے جدید تعلیم مثلاً سائنس، میڈیکل، انجینیر نگ، ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنا نہ صرف مباح ہے بلکہ امتِ مسلمہ کے لئے ایک درجے میں مطلوب اور فرضِ کفایہ بھی ہے، اسلئے اگر کسی غیر مخلوط ادارے میں یہ تعلیم حاصل نہ ہو سکے تو مردوں کیلئے اپنے آپ کو نامحرم خواتین سے دور رکھ کر شریعت کی مکمل پابندی کے ساتھ ایسے اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔ جہاں کہیں خواتین کا سامنا ہو تو وہاں نگاہ نیچی رکھے اور نگاہوں اور دل کی خوب حفاظت کرے۔(ماخذۂ تبویب: ۱۶۷۴/ ۵۹)

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

{ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى } [الأحزاب : ٣٣]

وقال :

{قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (٣٠) } [النور : ٣٠ ، ٣١]

**وفي صحيح البخاري-نسخة طوق النجاة - (١ / ١٥)**

عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي قال ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال من النساء

**مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (١٠ / ٣٩)**

أضر على الرجال من النساء لأن الطباع كثيرا تميل إليهن وتقع في الحرام لأجلهن وتسعى للقتال والعداوة بسببهن

**حلية الأولياء - (٢ / ٤١)**

عن علي ابن زيد عن سعيد بن المسيب عن علي أنه قال لفاطمة ما خير للنساء قالت لا يرين الرجال ولا يرونهن فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه و سلم فقال إنما فاطمة بضعة مني

**سنن أبي داود-ن - (٢ / ٢١٢)**

عن ابن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- لعلى « يا على لا تتبع النظرة النظرة فإن لك الأولى وليست لك الآخرة »......

والله تعالیٰ أعلم

محمد طلحه ہاشم عفی عنه

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

۴/رجب/۱۴۳۷ھ

۱۲/اپریل/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

(بنده عبد الرؤف سکھروی)

مفتی جامعه دار العلوم کراچی

9/رجب/۱۴۳۷ھ